بسم اللہ الرحمن الرحیم

آزادی

احسان دانش (1914-1982ء)

عبادت ہے سراپا جذبۂ تعمیر آزادی
شہادت مستقل اک سرخیِ تحریر آزادی

جہاں آزاد کر سکتے نہ ہوں تقریر آزادی
وہ آزادی مری نظروں میں ہے تحقیر آزادی

فضائیں کر رہی ہیں ذوق ایثار و عمل پیدا
لہو میں دوڑتا ہے شعلہ تاثیر آزادی

مجھے ہر نامناسب بات پر تنقید کا حق ہے
مری تقریر سے تعبیر ہے تعمیر آزادی

مجاہد کوہ و دریا کی حدوں میں رہ نہیں سکتے
ہماری جنگ ہو گی جنگِ عالمگیر آزادی

غلامی کے دھوئیں اڑنے لگے بہروپیے کانپے
فضاؤں میں جو گونجا نالۂ شب گیر آزادی

لہو برسا، بہے آنسو، لٹے رہرو، کٹے رشتے
ابھی تک نا مکمل ہے مگر تعمیر آزادی

ہر انداز تعین میں ہے پابندی فقیروں کو!
وہ زنجیرِ غلامی تھی، یہ ہے زنجیرِ آزادی

تعجب ہے غلامی کے شبستانوں کی زینت ہے
کھنچی ہے جو ہمارے خوں سے تصویر آزادی

مجھے دنیا کے ہر گوشے میں قندیلیں جلانے دو
مرا مذہب ہے اک پیغامِ عالم گیر آزادی

تحیر ہے کتاب اللہ زیبِ طاق نسیاں ہے
تعجب ہے کوئی کرتا نہیں تفسیرِ آزادی

ابھی طوق وسلاسل میں ہیں آزادی کے دیوانے
مگر زنداں کے دروازے پہ ہے تصویر آزادی

غلام ابن غلام اپنی وراثت کیوں سمجھتے ہیں!
ہوئی ہے جب ہمارے نام پر تعمیر آزادی

رہے گا دینِ فطرت پھیل کر اقصائے عالم میں
نہیں ہے یہ خطِ سرحد، خطِ تقدیرِ آزادی

زمانے کو اب آزادی کے معنی ہم بتائیں گے
غلط ہوتی رہی ہے آج تک تفسیر آزادی

تڑپ کر بزم میں دانش چلے آئے ہیں پروانے
اندھیروں سے مگر پھوٹی نہیں تنویرِ آزادی